سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۲ اگست ۱/۲-۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر رہی البتہ شام کے وقت کچھ ضعف کی تکلیف ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمانیات میں اخفا کا پہلو ضروری ہے تاکہ نیکی کا اجر ضائع نہ ہو

مشہود و محسوس چیزوں پر ایمان لانا تعریف کا مستحق نہیں بنا سکتا

"اگر اللہ تعالیٰ سارے پردے کھول دیتا اور کوئی امر مخفی اور پوشیدہ نہ ہوتا اور مُردے آ آ کر کہہ دیتے کہ جنت و نار سب حق ہیں تو بتاؤ کہ کوئی دہریہ اور بُت پرست رہ سکتا تھا؟ مثلاً اگر یہاں ہی کے دو چار مُردے آ کر حقیقت بتا دیں اور اپنے پوتوں اور عزیزوں کو بتائیں تو کوئی روگرداں رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں چاہا۔ اب اگر کوئی آفتاب پر ایمان لاوے کہ یہ ہے اور روشنی دیتا ہے تو بتاؤ اس ایمان کا کوئی ثواب اسے مل سکتا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ نے ایمان کی قدر و قیمت اور نیکی کی جزا کے لئے یہ پسند فرمایا ہے کہ کچھ اخفا بھی ہو۔ دانشمند آدمی سعادت پاتا ہے۔ بے وقوف اس سے محروم رہ جاتا ہے اور پھر کوئی ایمانی امر ایسا نہیں ہے جس میں حقیقت اور فلسفہ نہ ہو۔ اس اخفا میں عظیم الشان فلسفہ ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کہ اگر ایسا انکشاف ہوتا کہ کوئی چیز مخفی نہ رہ جاتی۔ معاد کا حال، خدا کی رضا کا پتہ معلوم ہو جاتا تو نیکی نیکی نہ رہتی اور نہ اس کی کوئی قدر ہوتی۔ مشہود و محسوس چیزوں پر ایمان لانے سے کوئی ثواب نہیں مل سکتا۔ مسجد پہاڑ درخت یا آفتاب پر ایمان لانے والا اور ان کے وجود کا اعتراف کرنے والا کسی جزا کا مستحق نہیں ہے۔ لیکن جو مخفی کو معلوم کر کے ایمان لاتا ہے۔ وہ بے شک قابل تعریف فعل کا کرنے والا ٹھہرتا ہے اور مدح اور تعریف کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ جب بالکل انکشاف ہو گیا۔ پھر کیا ہے اسی طرح پر اگر کوئی ۲۹ دن کے ہلال کو دیکھتا ہے۔ تو بے شک اس کی نظر قابل تعریف ہوگی۔ لیکن اگر کوئی چودہ دن کے بعد جبکہ بدر ہو گیا ہے اور عالمتاب روشنی نظر آتی ہے لوگوں کو کہے کہ آؤ میں تمہیں چاند دکھاؤں میں نے دیکھ لیا ہے تو وہ مسخرہ اور فضول گو ٹھہرایا جاوے گا۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء)

ضلع گجرات اور ضلع سرگودہا میں

خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاسیں

(۱) مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس بمقام مسجد احمدیہ شہر گجرات مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ اگست ۱۹۶۳ء بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل وار منعقد ہو رہی ہے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تشریف آوری کی بھی توقع ہے۔ ضلع گجرات کی تمام مجالس اس میں شریک ہوں۔

سید شریف احمد قائد مجالس خدام الاحمدیہ گجرات

(۲) ضلع سرگودہا کے خدام و اطفال کی تربیتی کلاس مورخہ ۳۰، ۳۱ اگست و یکم ستمبر بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار مسجد احمدیہ بلاک نمبر ۹ سرگودہا میں منعقد ہو رہی ہے۔ افتتاح محترم مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر فرمائیں گے۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے بھی شرکت قبول فرمالی ہے ضلع سرگودہا کی تمام مجالس کی نمائندگی ضروری ہے قیام و طعام کا بندوبست مجلس مقامی کے ذمہ ہوگا۔ خادم و طفل موسم کے مطابق بستر ہمراہ لاویں۔

ڈاکٹر محمد محسن ہاشمی قائد ضلع سرگودہا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب آپ کی صحت کاملہ کیلئے خصوصیت سے دعا فرمائیں

لاہور ۲۰ اگست (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا ہے کہ

"میری کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ رات کے وقت گھبراہٹ میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ بخار بھی ہو گیا ہے میں بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے"

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضرت میاں صاحب اطال اللہ عمرہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے آمین

انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع یکم ۲ و ۳ نومبر ۱۹۶۳ء

مجلس انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز یکم ۲ اور ۳ نومبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ ناظمین اضلاع و علاقہ انصار کو اس میں کثرت سے شریک کرنے کے لئے ابھی سے تحریک شروع کر دیں۔ شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز زیادہ سے زیادہ ۳۰ ستمبر تک اور نمائندگان کے اسماء ۲۰ اکتوبر تک بوساطت منظوری مجلس عاملہ مقامی مرکز میں بھیج جانے چاہئیں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ راگست ۶۳ء

درود شریف اور دعائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درود پر بہت زور دیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ درود کا دعا کے ساتھ یہ تعلق ہے کہ گویا یہ ایک نلی ہے جس کے ذریعہ دعا سفر کرکے پایہ عرش کو جا چھوتی ہے۔ اس لئے حضور اقدس علیہ السلام نے دعا کی قبولیت کے لئے فرمایا ہے کہ دعا کے اوّل و آخر میں درود پڑھا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی نے درود پر زور نہیں دیا بلکہ تمام مسلمان علماء نے اس پر زور دیا ہے۔ خود اللہ تعالےٰ نے بھی درود کو خاص اہمیت سے بیان فرمایا ہے۔ اس سے یہ بھی واضح ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درود کو دعا کے ساتھ کیوں لازمی قرار دیا ہے ظاہر ہے کہ دعا کی قبولیت اس وقت ہوتی ہے جب اللہ تعالےٰ کسی بندے کی طرف اس کی گریہ وزاری سے متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالےٰ کی توجہ کھینچنے کے لئے درود کا گریہ وزاری سے پڑھا جانا سونے پر سہاگہ کا اثر رکھتا ہے کیونکہ جب اللہ تعالےٰ خود درود کی ہدایت کرتا ہے تو لازمی ہے کہ جب درود پڑھا جائے گا تو اللہ تعالےٰ اس بندے کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوگا جو اس کی ہدایت پر عمل کرتا ہے۔

حضرت مرزا ناصر احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کی تحریک دعا میں درود کو خاص اہمیت اسی لئے دی گئی ہے کہ ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ نعمت کوئی نہیں ہوسکتی کہ وہ درود میں مشغول ہو۔ اس لئے ایک مسلمان کے لئے روزانہ تین سو مرتبہ درود پڑھنا تو کوئی اتنا مشکل ہی نہیں ہوسکتا۔

اس وقت ہمارے سامنے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کا سوال بڑا اہم ہے۔ اور ہمیں یقین کامل ہے کہ اس تحریک سے پہلے بھی دوست دردِ دل سے آپ کی صحت کے لئے دست بدعا رہتے رہے ہیں۔ اور یقیناً درود بھی پڑھتے ہوں گے تاہم حضرت مرزا ناصر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تحریک سے ہماری توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے کہ انفرادی دعاؤں میں ایک اجتماعیت کی صورت ہونی چاہیئے تاکہ ہماری دعائیں پورے زور کے ساتھ عرش الٰہی سے جا کر ٹکرائیں اور عرش کے فرشتے بھی مومنوں کے دلوں کی گرمی سے مضطرب ہوجائیں اور درود و سلام میں اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کی بازیابی کے لئے رب العزت کے حضور مومنوں سے مل کر دعائیں کریں تاکہ اللہ تعالےٰ جلد از جلد شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کی دعاؤں کے ساتھ درود کا کیا تعلق ہے یہ امر ایک مومن کے خواب سے بھی واضح ہوتا ہے جو الفضل ۷ر اکتوبر ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا ہے جو حسب ذیل ہے:۔

ایک خواب ۷ر اکتوبر ۱۹۳۹ء کے الفضل میں محترم پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ ایس سی بھیرہ کی طرف سے شائع ہوا:۔

"کافی عرصہ ہوا خاکسار نے خواب دیکھا کہ چاند کو گرہن لگا ہوا ہے ہم سب لوگ بہت غمگین ہیں اچانک ہمیں کہا گیا کہ درود شریف پڑھو۔ ہم نے درود شریف پڑھنا شروع کیا تو آہستہ آہستہ چاند کی سیاہی دور ہونی شروع ہوگئی۔ صبح اٹھتے ہی سب سے پہلے خیال جو دماغ میں آیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر تھا ؎

کروں گا دُور اُس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا"

احباب کو یاد ہے کہ دسمبر ۱۹۳۹ء میں خلافت ثانیہ کی جوبلی منائی گئی تھی اور یہ زمانہ ایسا تھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کی تکمیل کا پہلا مرحلہ ختم ہورہا تھا۔ چنانچہ چند ہی سال بعد ۱۹۴۴ء میں آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تفہیم ہوئی تھی کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ نے اپنی خلافت کے پہلے لمحہ ہی سے ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دینے شروع کئے کہ جن کو دیکھ کر مخالفین بھی حیرت زدہ رہ گئے۔ آپ نے انہی ایام میں مسلمانوں کی ملکی سیاست میں جو رہنمائی فرمائی اور جماعت کو جس طرح مختلف فتنوں سے صحیح وسلامت لے کر نکلے یہ اتنے عظیم الشان نشان تھے کہ صلحائے جماعت کی دوربین نگاہوں نے بھانپ لیا کہ جس مصلح اور پسر موعود کی پیشگوئی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے وہ آپ ہی کی ذات میں پوری ہوتی ہے۔ خود آپ کو بھی اس کا احساس ہورہا تھا مگر آپ الٰہی اشارہ کے آرزومند تھے اور اس وقت تک اس کے متعلق یقینی فیصلہ کرنا نہیں چاہتے تھے جب تک اللہ تعالےٰ کی طرف سے تفہیم نہ ہوجائے۔

الغرض جوبلی کے ساتھ جب آپ کی خلافت اپنے کمال عروج میں داخل ہوئی تو نہ صرف اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو اپنے مصلح موعود ہونے کی یقینی تفہیم ہوئی بلکہ اس دوران میں آج تک آپ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دئے ہیں ان کی نظیر سوائے الٰہی جماعتوں کے اور کہیں نہیں ملتی۔ یہی وہ زمانہ ہے جب آپ نے بیرونی مشنوں کو منظم فرمایا اور توحید باری تعالےٰ اور رسالت محمدیہ کا پرچم تمام دنیا کے کناروں پر لہرا دیا۔ یہی وہ زمانہ ہے جب جماعت کو "داغ ہجرت" کھانا پڑا جس سے آپ کی قوت قدسیہ کا پورے کمال کے ساتھ انکشاف ہوا۔

جس خداداد کمال دانشمندی سے آپ نے اس عظیم ترین فتنہ سے جماعت کی کشتی نوح کو کنارے پر لگایا تاریخ میں آپ ہی اپنی نظیر ہے۔

اس سے بڑھ کر فسادات پنجاب کے فتنہ عظیم میں آپ کی ہی راہنمائی تھی جو جماعت کو اس ابتلا سے محفوظ نکال لائی اور آپ ہی کی ذات اور آپ ہی کی دعوات تھی جس کی تاثیر سے اللہ تعالےٰ دوڑتا ہوا آیا۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام لفظ بلفظ پورا ہوا کہ

"انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ"

یعنی میں تیری مدد کو فوجیں لے کر اچانک آؤں گا۔ ساری دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ کس شان سے اس الہام کا حرف حرف فسادات پنجاب سے جماعت کی اچانک نجات کی صورت میں پورا ہوا ہے اس وقت جبکہ مخالفین کے اٹھائے ہوئے جھکڑ کے سامنے جماعت ایک خزاں دیدہ پتے کی طرح لرز رہی تھی اور جب ایک ایک احمدی بچے۔ جوان اور بوڑھے مرد اور عورت کی زندگی موت کے چنگل میں آگئی تھی اور ہر احمدی بظاہر نعوذ باللہ مٹ جانے کے قریب ہوچکا تھا آپ کی دعاؤں سے ملک کی افواج احمدیوں کی مدد کو پہنچ گئیں اور مفسدین کا کھیل ایک پل میں ختم ہوگیا۔

آج باغی طبع مفسدین "مارشل لاء" پر نکتہ چینیاں کرتے ہیں اور بڑی جمہوریت پسندی کا واویلا مچاتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھیں اس شانِ کبریائی اور معجزہ نمائی کو دیکھنے کے لئے بینائی کھو بیٹھی ہوئی ہیں جو ایسے مواقع پر اللہ تعالےٰ الٰہی جماعتوں کی حفاظت کے لئے دکھایا کرتا ہے۔ اس لئے وہ "مارشل لاء" پر آج نکتہ چینیاں کرتے ہیں کیونکہ وہ حقیقت کو نہیں پاسکتے۔ وہ انسانی ظاہری قوت پر بھروسہ رکھتے ہیں اور دنیوی جمہوریتوں کی طرح رائے عامہ کے ذریعہ ظاہری قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنے ظاہری اثر ورسوخ کو دیکھ کر پھولے نہیں سماتے مگر وہ اللہ تعالےٰ کے مخفی ہاتھ اور بازو کی قوتوں کا اندازہ نہیں کرسکتے وہ اس بات پر کبھی غور نہیں کرتے کہ جب فتنے کے بھوت طوفان نوح کی طرح ناچ رہے تھے تو جماعت احمدیہ کی ننھی سی کشتی نوح کو بچانے والا کون تھا؟ وہ سمجھتے تھے کہ تمام مضبوط اور شہ زور بازو ان کے ساتھ ہیں مگر وہ دیکھ کر بھی یہ نہیں دیکھ سکتے کہ یہ مضبوط اور شہ زور بازو اندر سے گھن کھائے ہوئے ستون کی مانند کھوکھلے ہوگئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کی دیمک ان کے کلیجوں کو چاٹ چکی ہوئی تھی۔

بے شک یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ ہی نے کیا مگر اللہ تعالےٰ نے کس کی دعائیں سنیں یہ عظیم الشان اور فقید الدہر معجزہ کس کی گریہ وزاری سے ظہور پذیر ہوا کس نے اپنی خداداد دور بینش سے یہ دیکھ لیا تھا کہ اللہ تعالےٰ دوڑتا ہوا آرہا ہے۔ وہ کون تھا جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے قلوبہم شتّٰی کا نظارہ جماعت کو دکھایا۔ کس کی دعاؤں سے اللہ تعالےٰ نے اندر ہی اندر ہزاروں لاکھوں کے منہ پھیر دئے اور فتنہ پرور اپنا سا منہ لے کر ہی صرف نہ رہ گئے بلکہ ایک نے دوسرے اور دوسرے نے تیسرے کے ہاتھ باندھ دئے۔ آخر یہ کوئی چھوٹا سا معجزہ نہیں ہے سب نے دیکھا ہے سب کو محسوس ہوتا ہے مگر آہ انسان!

آؤ آج پھر ہم درودوں اور دعاؤں سے زمین و آسمان کی وسعتوں کو بھرپور کردیں۔ حتّٰی کہ فرشتے بھی ہمارے ساتھ شامل ہوجائیں تاکہ اسلام کی سربلندی ہو اور ہمارے امام کو صحت کامل عطا ہو۔ آمین۔

اظہار تشکر

میرے محترم بزرگوار والد صاحب حضرت سید ولایت شاہ صاحبؓ انسپکٹر وصایا کی وفات پر مرکز سے مختلف اداروں کے انچارج صاحبان نے اور باہر سے دوستوں نے بذریعہ خطوط اور ...... بذریعہ ملاقات مجھ غمزدہ کے ساتھ پوری پوری ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے میں ان سب کو فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اب بذریعہ اخبار الفضل ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں نیز دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین (محمد امین شاہ

توحید کے علمبردار ابتدائی عیسائی

قرآن مجید نے حضرت مسیح کا حقیقی مقام پیش کیا ہے

ایک عظیم عیسائی عالم کا اعتراف

مکرم عبد القادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور

قرونِ اولیٰ میں عیسائیت دو گروہوں میں بٹی ہوئی تھی۔ ایک عبرانی نسل کے عیسائی تھے جو کہ توحید کے علمبردار اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو خدا کا فرستادہ رسول مانتے تھے تاریخ میں ان عیسائیوں کو "یہودی مسیحی" کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ ان کو سلسلہ ابیونیہ اور نصاریٰ بھی کہتے تھے۔

دوسرا گروہ غیر قوموں میں سے عیسائیت قبول کرنے والوں کا تھا۔ ابتدا میں اس گروہ کے عقائد کچھ ایسے بگڑے ہوئے نہیں تھے۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کلیسیا کے پیرو کار یونانی فلسفہ کے تحت شرک کی راہوں پر گامزن بڑھنے لگے۔ یہاں تک کہ اس گروہ نے نیقیہ کی کونسل سے جو کہ ۳۲۵ عیسوی میں منعقد ہوئی۔ موحدین کی شدید مخالفت کے باوجود الوہیت مسیح۔ تجسم خدا اور تثلیث کے عقائد منظور کرا لئے۔

ابتدائی عیسائی جو کہ یہودی مسیحی تھے اور "نصرانی یا نصاریٰ" کے نام سے موسوم ہوئے۔ ان کی مندرجہ ذیل دس خصوصیات آبائے کلیسا نے بیان کی ہیں۔

(۱) وہ ایک خدا کے قائل تھے جس نے دنیا پیدا کی۔

(۲) وہ صرف متی کی عبرانی انجیل کو مانتے تھے جو کہ ان کی تحویل میں تھی۔

(۳) وہ پولوس کی تعلیمات کو رد کرتے اور اسے شریعت سے منحرف سمجھتے تھے۔

(۴) وہ ختنہ کراتے تھے۔

(۵) وہ سبت کو مانتے تھے۔

(۶) وہ شریعت کے مطابق یہودی طرز زندگی بسر کرتے تھے۔

(۷) وہ یسوع کی بلا باپ پیدائش کے قائل تھے۔ (گو ان کا ایک گروہ یوسف نجار کو ان کا حقیقی باپ سمجھتا تھا)

(۸) وہ یسوع کو خدا کا بیٹا کہتے تھے

(۹) لیکن اس کو کلمہ ازلی اور خدا نہیں مانتے تھے۔

(۱۰) وہ بعث بعد الموت کے قائل تھے

یہ دس خصوصیات جو کہ ابتدائی صدیوں کے آبائے کلیسا نے بیان کی ہیں ایک عظیم عیسائی سکالر "کرسٹسٹن ڈریل" نے اپنی کتاب میں درج کی ہیں ملاحظہ ہو۔
The Scrolls and the New Testament
P. 293

—— (۲) ——

ابتدائے عیسائیت میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو خدا کا بیٹا ماننے کے باوجود خدا نہیں مانا جاتا تھا۔ جب حضرت مسیح کے بعض کلمات سے یہودیوں نے یہ استدلال کیا کہ آپ انسان ہو کر خدائی کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ تو آپ نے بتایا کہ تورات میں ان مقدس لوگوں کو جن کے پاس خدا کا کلام آیا خدا اور خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ انہی معنوں میں (مجازی طور پر) میں خدا کا بیٹا ہوں۔ حضرت مسیح کی یہ وضاحت قرون اولےٰ کے عیسائیوں کے پیش نظر تھی۔ چنانچہ وہ ابن اللہ کے خطاب کو تورات کے تابع رکھتے۔ اور مجازی معنے کرتے تھے۔ چوتھی صدی میں بھی ایسے عیسائی فاضل موجود تھے جو کہ "ابن خدا" کے لقب کی یہی تشریح پیش کرتے تھے۔ ایک سریانی کلیسیا کے قادر "Aphraates" افراٹس" نامی ہو گزرے ہیں۔ جن کا زمانہ ۳۳۰ تا ۳۵۰ عیسوی ہے۔ انہوں نے ۲۳ مواعظ تحریر کئے ہیں۔ وہ اپنے سترھویں وعظ میں یہودیوں کا مندرجہ ذیل اعتراض نقل کرتے ہیں۔

"عیسائی ایک مصلوب انسان کی پرستش کرتے ہیں۔ جس کا نام یسوع ہے وہ اسے خدا مانتے ہیں۔ پھر اسے خدا کا بیٹا بھی کہتے ہیں حالانکہ خدا بیٹوں سے پاک ہے"۔

اس اعتراض کے جواب میں افراٹس لکھتے ہیں:۔

"وہ آدمی جو کہ خدا کی رضا کی راہ پر چلنے والے ہیں انہیں خود خدا نے اپنا بیٹا اور اپنا دوست کہا ہے چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے موسےٰ کو چنا اسے اپنا خلیل ٹھہرایا۔ اپنا محبوب بنایا۔ اور اپنی امت کا سردار مقرر کیا اسے استاد اور کاہن کی خلعت سے سرفراز کیا۔ تو اس نے اسے (مجازی معنوں میں) خدا کہا۔

چنانچہ تورات میں لکھا ہے۔

"میں نے تجھے فرعون کے لئے گویا خدا ٹھہرایا"۔

اور اس کے ساتھ ہی موسےٰ کو اپنا ایک کاہن اور پیغمبر بھی دے دیا۔ چنانچہ ہارون کے متعلق لکھا ہے۔

"تیرا بھائی ہارون تیری طرف سے فرعون سے مخاطب ہو گا۔ فرعون کے لئے تو بطور خدا کے ہے مگر ہارون تیرا ترجمان ہے"۔

اسی طرح کتاب مقدس میں لکھا ہے۔

"تم اپنے خداوند خدا کے بیٹے ہو" اور سلیمان کے متعلق اس نے کہا۔

وہ میرے لئے بطور بیٹے کے ہوگا اور میں اس کے لئے بطور باپ کے ہوں گا"۔

پس ہم ان معنوں میں مسیح کو (جس کے ذریعہ ہم نے خدا کو پایا) خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ جن معنوں میں اسرائیل کے متعلق لکھا ہے کہ وہ میرا پلوٹھا بیٹا ہے اور سلیمان کے متعلق لکھا ہے کہ

وہ میرے لئے بطور ایک بیٹے کے ہو گا۔ ہم اسے انہی معنوں میں خدا کہتے ہیں۔ جن معنوں میں موسیٰ کو خدا کا نام دیا گیا ......

مزید برآں خدا کا لقب اس دنیا میں سب سے بڑا اعزاز ہے۔ اور یہ اعزاز اللہ تعالے اپنے ان خاص الخاص بندوں کو عطا کرتا ہے۔ جن کو وہ چن لیتا ہے"۔

قرون اولیٰ کا یہ قیمتی حوالہ F.C. Conybeare نے جو کہ ایک ممتاز عیسائی عالم ہو گزرے ہیں اپنی کتاب *The Origins of Christianity* میں درج کیا ہے (ملاحظہ ہو ص۱۸۴)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ ابتدائی صدیوں میں ایسے عیسائی فرقے موجود تھے۔ جو کہ حضرت مسیح کو انہی معنوں میں ابن اللہ اور خدا کہتے تھے۔ جن معنوں میں تورات میں خدا کے فرستادہ اور فانی فی اللہ وجودوں کو خدا اور ابن خدا کے لقب سے یاد کیا گیا۔ لیکن دوسرے عیسائیوں نے مشرک قوموں کی دیکھا دیکھی سے متاثر ہو کر حضرت مسیح کو خدا کا حقیقی بیٹا اور اقنوم ثانی بنا لیا۔ اور اس طرح وہ راہ صواب سے بھٹک گئے۔

—— (۳) ——

مذکورہ عیسائی عالم نے بعض اور حوالے بھی درج کئے ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہے کہ ابتدائی عیسائیوں میں توحید کی چنگاری بجھ نہیں گئی تھی بلکہ فروزاں تھی۔

دوسری صدی کے نصف آخر میں ایک عیسائی رومی بیرسٹر M. Minucius Felix نے لاطینی زبان میں عیسائیت کے دفاع میں ایک مکالمہ رقم کیا۔ عیسائی تاریخ میں یہ دفاع سب سے پہلا ہے۔ جو کہ تحریر ہوا۔ اس میں الوہیت مسیح کے الزام کی صاف لفظوں میں تردید کی گئی۔ اور بتایا گیا کہ رومی، یونانی اور مصری، فانی انسانوں کو خدا کے طور پر پوجتے ہیں۔ ہم تو ایسا نہیں کرتے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم خدا تعالےٰ کے فرستادہ بندوں کو انتہائی عزت و تکریم کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو ص۱۸۲، ۱۸۱)

—— (۴) ——

اسی طرح صاحب موصوف نے چوتھی صدی کے شروع کا ایک حوالہ دیا ہے۔

Lactantius ایک لاطینی عیسائی عالم اپنی کتاب *On True Wisdom* میں لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالے کے طریق عمل اور اس کے احکام کیا تھے؟ اس کے متعلق نہ تو ہمیں اشتباہ میں چھوڑا گیا ہے اور نہ ندم واقفیت میں کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ بدی اور جھوٹے معبودوں کے احکام نے لوگوں کے ذہنوں سے اس کا نام محو کر دیا ہے۔ اس نے اپنے بیٹے

کو جو فرشتوں کا سردار ہے اپنا خلیفہ بنا کر بنی نوع انسان کی طرف بھیجا تا کہ ان کو ناپاک اور باطل مذاہب سے پلٹا کر علم و حکمت اور سچے خدا کی پرستش کی طرف لائے اور ایسا ہی ان کے ذہنوں کی جہالت سے عرفان کی جانب اور مجرمانہ کردار سے منصفانہ اعمال کی طرف رہنمائی کرے۔ اللہ کی یہی راہیں ہیں جن پر اس نے یسوع کو گامزن ہونے کی ہدایت کی۔ یہی احکام ہیں جنہیں نگاہ میں رکھنے کی اس نے تعلیم دی۔ چنانچہ یسوع نے قابلِ تقلید طور پر اپنے اعتقاد کا مظاہرہ کیا کیونکہ اس نے یہ تعلیم دی کہ اللہ واحد ہے اور صرف اسی کی پرستش کرنی چاہیئے۔ اس نے خود یہ کبھی نہ کہا کہ وہ اللہ ہے۔ وہ بھیجا تو اس غرض سے گیا تھا کہ متعدد خداؤں کی پرستش کو دور کرے اور واحد خدا کی پرستش کو قائم کرے اور اگر وہ کہتا کہ مَیں خدا ہوں تو واحد کے پہلو بہ پہلو وہ ایک اور کو لا کھڑا کرتے اور بے وفائی کرتا۔ ایسا کرنا واحد خدا کا وعظ کہنا اور اس کی منادی کرنا نہ ہوتا بلکہ اس کی جگہ جنے اسے بھیجا اپنے آپ کو آگے بڑھا کر اس کے مقام کو جس کے اظہار کے لئے وہ آیا تھا غصب کرنا اور اپنے تئیں اس سے جدا کر لینا ہوتا۔ صرف اسی وجہ سے کہ اس نے اپنے آپ کو وفادار ثابت کیا اور کسی قسم کی ناواجب بڑائی اپنے لئے اختیار نہ کی اور جس نے اسے بھیجا تھا اس کے احکام کو بجا لانے کے لئے وقف کر دیا اسے یہ صلہ دیا گیا کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے کاہن کی عزت بخشی گئی اور شہنشاہ کا مقام بخشا گیا اور منصف کا اختیار اور خدا کا نام بخشا گیا۔"

(The Origins of Christianity P. 183)

مذکورہ حوالہ درج کرنے کے بعد صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"اس سے یقینی بات کوئی اور نہیں ہو سکتی کہ ابن اللہ کا لقب جو کہ ابتدائی عیسائی تحریرات میں استعمال ہوا ہے اس سے مراد محض خادم خدا یا مسیح ہے۔ ابن اللہ کے لقب کو مقام الوہیت کا مظہر اس وقت قرار دیا گیا جب عیسائیت کا پیغام مشرک اقوام تک پہنچا اور وہ حلقہ بگوش عیسائیت ہونے لگے ان کے ہاں چونکہ بادشاہوں اور شہنشاہوں کو خدائی کا درجہ اور الوہیت کا مقام دیا جاتا اس لئے عیسائیوں میں بھی حضرت مسیح کی خدائی کا تصور پیدا ہو گیا۔"

پھر لکھتے ہیں:۔

"ابتدائی عیسائیوں کا یہ راسخ عقیدہ تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے جو یوحنا سے بپتسمہ لیا اور ان پر روح القدس کا نزول ہوا اس وقت وہ خدا تعالے کے نبی بنائے گئے اور مسیح کے مقام پر فائز ہوئے۔ اس ابتدائی عیسائی عقیدہ کو راسخ الاعتقاد عیسائی مؤرخین نے یکسر نظر انداز کر دیا۔ یہ ابتدائی عقیدہ اور چوتھی اور پانچویں صدی کے رومن اور سکندرین عیسائی علماء کے عقیدہ میں ایک گہری خلیج حائل ہے۔"

اس کے بعد یہی عیسائی عالم قرآنی مسیح پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں کے قرآن میں حضرت مسیح کی خدائی کے عقیدہ کو کفر قرار دے کر اسے رد کر دیا گیا اس طرح قرآن موجودہ عیسائیت کی بہ نسبت ابتدائی عیسائیوں کے قریب ترین ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں لکھا ہے

مسیح اس کے سوا اور کچھ نہیں کہتا کہ وہ ہمارا ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ایک مثال بنایا اور اسے ساعت آخر کا نشان بنایا گیا۔"

(ھود سورۃ ۴۳)"

مذکورہ بالا تبصرہ جو کہ موجودہ عیسائیت اور حقیقی عیسائیت پر کیا گیا ہے۔ ایک بہت بڑے عیسائی عالم فریڈرک کارن وانس کارن برایم اے کا ہے جو کہ یونیورسٹی کالج آکسفورڈ اور برٹش اکیڈمی کے فیلو اور ایک ممتاز رکن ہو گزرے ہیں انہوں نے اپنی کتاب "ابتدائی عیسائیت" میں جو کہ پہلی بار ۱۹۰۹ء میں شائع ہوئی اور اب ۱۹۵۸ء میں نیویارک سے اشاعت پذیر ہوئی۔ واشگاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ حضرت مسیح کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ ابتدائی نصاریٰ کے عقائد کے خلاف ہے لیکن قرآنی بیانات حقیقی عقائد کے آئینہ دار ہیں۔

قسط ۱

تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ

مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز متواتر کئی سال سے جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں کہ اسے اپنی آمد کا بجٹ پچیس لاکھ تک پہنچانا چاہیئے لیکن اکثر جماعتوں کی شبانہ روز جدوجہد کے باوجود ہم ابھی تک اس منزل کو نہیں پا سکے۔ یہ نہیں کہ ہمیں اس جدوجہد میں کوئی کامیابی ہی نہ ہوئی ہو۔ ایک حد تک ضرور کامیابی ہوئی ہے اور گزشتہ کئی سالوں سے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی میں لگاتار اور معتد بہ اضافہ ہو رہا ہے لیکن ہم اس کامیابی پر مطمئن نہیں ہو سکتے۔ جب تک ان چندوں کی وصولی پچیس لاکھ روپے سالانہ سے نہ بڑھ جائے اور اب تو صاف نظر آنے لگا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے اس کمی کا جو تجزیہ کیا تھا وہ سو فیصدی درست تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ:۔

"جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل ان نادہندگان کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔"

(پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء)

۲۔ اس تحریک کے شروع ہونے سے لیکر اب تک صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں آٹھ لاکھ روپے کی ایزادی ہو چکی ہے اسکے باوجود نادہندوں یا شرح سے کم چندہ دینے والوں کی تعداد میں بظاہر کوئی کمی نہیں ہوئی اور بقائے بھی جوں کے توں موجود ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ اگر ان نادہندوں کی اصلاح ہو جائے اور شرح سے کم چندہ دینے والوں سے پورا چندہ وصول کیا جائے تو ہمارے چندوں کی وصولی بآسانی پچیس لاکھ روپے سالانہ سے بھی بڑھ سکتی ہے۔ ان نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں سے پورا چندہ کس طرح وصول ہو سکتا ہے؟ اس کا علاج بھی حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے اپنے مذکورہ بالا پیغام میں تجویز فرمایا تھا اور وہ یہ ہے کہ:۔

"پس میں تمام امراء اور سیکرٹریانِ جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔"

۳۔ خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ جتنی جلد تمام امراء اور سیکرٹریانِ جماعت احمدیہ اس بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھ لیں۔ ہمارے چندوں کی وصولی اتنی ہی جلد پچیس لاکھ روپے سالانہ سے بڑھ جائے گی۔ بے شک بہت سے عہدہ دار اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھ رہے ہیں اور انہیں کما حقہ ادا بھی کر رہے ہیں لیکن ابھی مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کی ایک بڑی تعداد اس بارہ میں اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھ سکی اور اس سلسلۂ مضامین کی یہی غرض ہے کہ اس ذمہ داری کو کھول کھول کر اور بار بار وضاحت سے بیان کیا جائے تا کہ کسی عہدہ دار کو اس بارہ میں کسی قسم کا ابہام یا غلط فہمی نہ رہے اور منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے سب مل کر زور لگانا شروع کر دیں۔

۴۔ خاکسار عرض کر چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے نزدیک نادہندوں کو مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل نہ کرنا قوم کے لئے خودکشی کے مترادف ہو گا اور انہیں نظامِ جماعت سے خارج نہ کرانا نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام کے خلاف ہے بلکہ جماعت کو بہت سے فوائد سے محروم رکھنے کا باعث ہے۔ پھر بھی اس علاج سے جو اللہ تعالے نے نادہندوں کی اصلاح کے لئے پیدا کیا ہوا ہے بعض عہدہ دار کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو اور جماعت کو بہت سے فضلوں سے محروم رکھتے ہیں اسکی وجہ یہ ناواجب خوف معلوم ہوتا ہے کہ نادہندوں کی موجودگی کا انکشاف ہونے پر ان کی جماعت کو ناکام سمجھا جائے گا۔ یہ بھی دوسری اس قسم کی غلط فہمیوں کی طرح محض وہم ہے۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"نادہندوں کے متعلق ذمہ داری۔۔

۔۔۔ بعض دوستوں نے بجٹ کے متعلق گفتگو کرتے وقت بعض باتیں ایسی کہی ہیں کہ ان کے متعلق مَیں کچھ کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ایک تو نادہندوں کے متعلق غلط فہمی ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ اگر تمام کوششوں کے باوجود بھی کسی جماعت میں نادہند رہیں تو اس جماعت کو ناکام سمجھا جائے گا اور اس سے گرفت کی جائے گی۔ مگر یہ بھی

(باقی صفحہ پر)

اذکروا موتٰکم بالخیر

حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

مکرم سید ظہور احمد صاحب ——— ربوہ

(قسط اوّل)

والد محترم ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب ساکن ماچھیواڑہ ضلع لدھیانہ حال محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ کی ۱۴ اگست ۱۹۶۳ء کو ۵ بجے شام اچانک وفات حسرت آیات کی اندوہناک خبر روزنامہ "الفضل" بابت ۱۶ اگست ۱۹۶۳ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اباجی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد مستقل طور پر ربوہ میں آباد ہو گئے تھے۔ اور اسی ارادہ و نیت سے یہاں آئے تھے کہ یہاں کی دینی فضا میں ہمہ وقت یادِ الٰہی میں صرف ہو اور انجام بخیر ہو۔ بلاشبہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

بظاہر اس اچانک وفات کی کوئی وجہ نہیں۔ گو انہیں دیر سے ذیابیطس کی شکایت تھی اور اس کے ساتھ ساتھ بلڈ پریشر کی بھی تکلیف تھی۔ لیکن وفات کے دن کسی قسم کی غیر معمولی تکلیف نہ تھی۔ میں دو دن کی مختصر رخصت پر حاضر خدمت ہوا تھا۔ ۱۴ اگست ۶۳ء کو ۳ بجے بعد دوپہر مجھے حسب عادت و دستور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ۴ بجے گھبراہٹ محسوس کی۔ نہ لیٹنے سے اور نہ ہی بیٹھنے سے سکون اور آرام محسوس ہوتا تھا۔ بلند آواز سے سورۃ یٰسین (جو قرآن کریم کے اور بہت سے حصہ کی طرح زبانی یاد تھی) کی تلاوت کی۔ پھر پیشاب کے لئے اٹھے۔ واپس آکر بڑی کثرت سے درود شریف و دیگر دعائیں پڑھتے رہے۔ قے ہوئی۔ ایک دوا کی گولی کھائی۔ افاقہ نہ ہونے پر اپنے بڑے بھائی حکیم عبدالرحمان شاہ صاحب کو بلوایا انہوں نے دوا دی۔ عجیب اتفاق ہے۔ ہمارے سب سے چھوٹے بھائی عزیزم مقبول احمد شاہ صاحب موقعہ پر موجود تھے۔ جو سرہاری ضلع سانگھڑ سے چند ہی یوم قبل ملنے کے لئے آئے تھے انہوں نے کسی ڈاکٹر کو بلانے کی تجویز پیش کی، فرمایا نہیں وہ اب کیا کریں گے۔ درود شریف و دعائیں پڑھتے ہوئے ہی نماز کے لئے تیمم کیا اور ابھی عصر کی نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آخر وقت تک دنیا کی کسی بات کا فکر یا ذکر نہیں کیا۔ اگر کچھ کیا تو صرف یہ کہ ظہور (مضمون نگار) سے آخری ملاقات ہو گئی۔ نیز یہ کہ جو دوست تشریف لائیں۔ انہیں میرا السلام علیکم کہہ دینا۔

اباجی ۲۱ جولائی ۱۸۹۶ء کو ماچھیواڑہ ضلع لدھیانہ میں حضرت حکیم محمد عبداللہ صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ جو ماچھیواڑہ کے ایک نامور حکیم تھے اور اپنے علاقہ کے اوّلین احمدی۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حاصل کی پھر مشن ہائی سکول لدھیانہ میں میٹرک تک پڑھتے رہے۔ اپنی ذاتی خداداد لیاقت و ذہانت سے ویٹرنری کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ ہمیشہ ہر مضمون میں، ہر جماعت میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ وظیفہ لیتے رہے۔ غالباً دوسری یا تیسری جماعت میں پڑھتے تھے کہ نماز باقاعدگی سے پڑھنی شروع کی اور اس باقاعدگی کو اس طرح نبھایا کہ کبھی کوئی نماز قضا نہ ہوئی۔ اور آخر نماز پڑھتے ہوئے ہی اس دنیا سے رشتہ توڑ لیا۔ قرآن مجید خود ذاتی کوشش سے باترجمہ پڑھا۔ طبیعت میں روحانیت اس قدر تھی کہ ابھی مڈل کے طالب علم ہی تھے کہ حضور سرور کائنات، فخرِ موجودات حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ مبشر خوابیں تاعمر دیکھتے رہے۔ دعاگو بزرگ تھے۔ کالج میں آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو سرحد کے پٹھان طالب علم، مصلے کے پاس آکر بیٹھ جاتے اور نماز کے بعد کمر پر ہاتھ پھرواتے، دعا کرواتے اور امتحانات میں کامیاب ہونے کے بعد کندھوں پر اٹھائے اٹھائے پھرتے اور کہتے ہمارا پیر کامل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قریب سے دیکھنے ان کی محفل میں شریک ہو کر ارشادات سننے کا موقعہ ملا۔ اور خود کو ان کی تعلیم کا مظہر و نمونہ بنا لیا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قریب بیٹھ کر درس قرآن و حدیث سنتے رہے۔ ان صحبتوں کا یہ اثر ہوا کہ قرآن مجید کی تلاوت اور اسلامی تعلیم پر عمل زندگی کا لائحہ عمل بنا لیا۔ روزانہ وفات کے دن تک باقاعدگی سے صبح قرآن مجید کی تلاوت فرماتے، سورۃ یٰسین پڑھتے اور دیر تک بہت سی دعائیں پڑھتے رہتے اپنے سارے بچوں کو خود باترجمہ قرآن مجید پڑھایا۔

سلسلہ احمدیہ اور نظامِ خلافت سے اس قدر مستحکم تعلق اور وابستگی تھی کہ اس کے خلاف کسی قسم کی کوئی بات برداشت نہ کر سکتے تھے۔ لاہوری جماعت کے اکثر سرکردہ اصحاب مثلاً ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور شیخ صاحبان مل اونرز سے دیرینہ دوستانہ تعلقات کے باوجود ان کی باتوں سے کسی قسم کا کوئی اثر قبول نہ کیا بلکہ ہمیشہ بات ہونے پر بڑی سختی سے فرمایا کرتے مولوی محمد علی صاحب نے گو ابتداء میں بڑا کام کیا تھا لیکن نظامِ خلافت سے علیحدگی بہت بڑی غلطی تھی اپنے بچوں کو خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے ہمیشہ تبلیغی و ذہنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تبلیغ کا انداز انتہائی موثر اور دوررس تھا جہاں بھی رہے شہر و دیہات کے نیک خصلت لوگوں کے نام اخبار "الفضل" جاری کروا دیتے رہے تفسیر کبیر اور دیگر کتب خرید کر دیتے یہ بات آہستہ آہستہ سعید روحوں کی سلسلہ احمدیہ سے وابستگی کا ذریعہ بنتی رہی۔

اخلاقِ حسنہ سے عملاً خلوص، وسعت قلب و نظر اور مجسمہ انسان دوست جیسی خصوصیات کی وجہ سے ہر طبقہ و خیال کے لوگ یکساں طور پر آپ کے گرویدہ تھے اور آپ کے وجود کو اسلام و احمدیت کا کامل نمونہ سمجھتے تھے ہر تحریک میں ہمیشہ نہ صرف خود حصہ لیا بلکہ اپنے بچوں، دیگر عزیز و اقارب کو بھی تحریک کر کے شامل کرتے رہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کی طرف سے بھی چندہ ادا کرتے کوئی بھی ایسی تحریک نہ ہو گی جس میں آپ اوّلین لبیک کہہ کر شامل ہونے والوں میں نہ ہوں گے خواہ وہ تعمیر ہسپتال کی تحریک ہو یا تعمیر مساجد بیرون ممالک کی۔ چندہ تحریک جدید ہو یا صدقہ برائے علاج غرباء۔ یا پھر کسی بھی قسم کی جماعتی تحریک ہوتی ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے آپ بھی "مبارک تحریک دعا" میں نہایت دلچسپی و خلوص سے شامل تھے چودہ دن تمویت پر گزر چکے تھے کہ آپ نے انتقال فرمایا۔ آپ انتہائی درجہ متمیز تھے اور اسلامی تعلیم کے عین مطابق کبھی ظاہر نہ ہونے دیا کہ کس کس کی کب اور کتنی مدد کی ہے۔ کبھی کسی کو نہ جتایا۔ نہ ذکر کیا۔ اک باثمر و سایہ دار درخت کی مانند اپنے سارے عزیز و اقارب حتیٰ کہ ملنے جلنے والوں کے علاوہ ملکی سی شناسائی والوں کے لئے بھی اک راحت و سکون، تسلی و حوصلہ کا ذریعہ تھے ہر ایک کے دکھ میں برابر کے شریک ہر کسی کے غم میں تڑپ تڑپ کر بے قرار ہو کر دعائیں کرتے اور اس وقت تک پابندی سے دعائیں کرتے رہتے جب تک وہ غم دور نہ ہو جاتا ہر روز صبح و شام گرد و نواح کے جملہ مریضوں کی عیادت فرماتے۔ حاجت مند کی مدد کرتے۔ ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتے بقول حضرت سید مختار احمد شاہ صاحب شاہجہانپوری جو لوگ ان سے واقف نہیں ان کے نزدیک ایک فرد واحد فوت ہوا ہے لیکن یہ جاننے والے ہی جانتے ہیں کہ اس ایک شخص کے وفات پا جانے سے درحقیقت ہزاروں انسان فوت ہو گئے ہیں کہ وہ جملہ اوصافِ حمیدہ کے مالک تھے!

اخلاق فاضلہ کے سلسلہ میں ہزار ہا واقعات میں سے صرف دو واقعات عرض کرتا ہوں جب میں تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں بطور اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر کلور کوٹ ضلع میانوالی میں متعینات تھا تو آپ ایک بار وہاں تشریف لائے ایک دن میرے دفتر میں آ گئے۔ کرسیوں اور دیگر فرنیچر کی کمی تھی میں بیٹھا اور میرے فارم مینیجر صاحبان کھڑے سرکاری فرائض کے متعلق ہدایات لے رہے تھے آپ آ گئے اور یہ دیکھ کر فوراً واپس چلے گئے میں جب دفتر سے کوٹھی پہنچا تو بڑے غصہ اور دکھ سے فرمایا تم بیٹھے تھے اور تمہارے فارم مینیجر کھڑے تھے۔ یہ انسانیت کی توہین ہے آفیسر ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ تم اپنے ماتحت کو بیٹھنے کے لئے کرسی تک نہ دو۔ میں نے جب فرنیچر کی کمی اور اس سلسلہ میں اپنی کوششوں کا ذکر کیا تو کہا اگر تم اس قدر غریب ہو کہ وہاں خود دو تین کرسیاں خرید کر نہیں رکھ سکتے تاکہ تم سے ملنے والے لوگ بیٹھ کر بات کر سکیں تو تم خریدنے کا انتظام کرو قیمت میں ادا کر دوں گا۔ لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ ایک انسان کے سامنے یوں اور انسان کھڑا رہے۔!

میری والدہ محترمہ و ہمشیرگان کو میرے پاس چھوڑ کر واپس چلے گئے پھر جب ہفتہ عشرہ کے بعد انہیں لینے آئے تو انہیں علم ہوا میرے اکونٹنٹ صاحب بیمار ہو کر گھر چلے گئے ہیں (وہ کندیاں کے رہنے والے تھے) مجھ سے تفصیل پوچھی جب میں نے عرض کیا کہ دفتر میں یکدم بے ہوش ہو گئے تھے میں نے ضروری علاج کروانے کے بعد ان کے لڑکے کو بذریعہ تار اطلاع دے دی تھی اور اپنی جیپ میں ریلوے سٹیشن تک پہنچا دیا تھا جہاں سے وہ اپنے لڑکے کے ہمراہ گھر چلے گئے ہیں تو بڑے افسوس اور دکھ کا اظہار فرمایا اور سخت ناراض ہوئے کہ کیا تمہارا فرض ریلوے سٹیشن تک پہنچانے سے مکمل ہو گیا تھا تم ان کے گھر تک ہمراہ کیوں نہ گئے اور اب تین چار دن ہو گئے ہیں تم نے ان کا پتہ کیوں نہیں منگوایا باوجود سخت گرمی اور رمضان کا مہینہ ہونے کے خود ان کے گھر جانے کیلئے تیار ہو گئے میں نے معافی مانگی اور بڑی مشکل سے روکا اور پتہ منگوا کر دیا۔ یہ تو انسانوں سے سلوک کی مثال تھی اباجی تو جانوروں تک سے بے حد نرمی و شفقت کا برتاؤ فرماتے۔ جب تک بھینس رکھی ہمیشہ خود باوجود ملازموں کے ہونے کے اس کی خوراک پانی اور مناسب جگہ باندھنے کا خیال رکھتے رات کو اٹھ کر دیکھتے اگر کوئی مرغی کبھی دڑبے سے رہ گیا ہے تو اس کا بھی پتہ کرتے خود جانتے اللہ تعالےٰ نے ہاتھ میں اس قدر شفا رکھی تھی کہ گو ویٹرنری ڈاکٹر تھے لیکن دور دور سے مایوس انسانی مریض بھی حاضر ہوتے اور بفضل خدا تعالےٰ صحت یاب ہو کر جاتے!

(باقی)

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام پاکستان میں مختلف مقامات پر
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

۲۳ اگست ۱۹۶۳ء کو مختلف مقامات پر سیرۃ النبیؐ کے جلسے ہوئے۔ ان میں بعض مقامات کی رپورٹوں کے خلاصے الفضل کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی کامیاب جلسے منعقد کرنے کی اطلاعات پہنچی ہیں۔ ان جلسوں میں جماعت احمدیہ کے افراد کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ علمائے سلسلہ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مناقب عالیہ اور اخلاق فاضلہ پر ایمان افروز پیرائے میں روشنی ڈالی لاہور۔ گھٹو کے جچھ۔ ملتان چھاؤنی۔ جھنگ صدر۔ دوالمیال۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ جماعت احمدیہ چک ہیٹھاں ضلع گوجرانوالہ۔ روہڑی ضلع سکھر۔ فتح پور ضلع گجرات۔ جہلم۔ وزیر آباد۔ کرونڈی۔ جڑانوالہ خوشاب۔ سانگھڑ۔ ظفروال۔ ضلع سیالکوٹ۔

ضروری اعلان
ماہ اکتوبر میں تشحیذ الاذہان کا دیدہ زیب سالنامہ شائع ہوگا

ہم اپنے قارئین کے لئے بڑی مسرت سے اعلان کرتے ہیں کہ ماہ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں اطفال کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا سالنامہ شائع ہو رہا ہے۔ سو صفحات کا یہ شمارہ بزرگان سلسلہ کے تعلیمی و تربیتی مضامین، نصیحت آموز اور دلکش کہانیوں، دلچسپ حیرت انگیز واقعات، پیاری پیاری نظموں اور ہنسی سے لوٹ پوٹ کرنے والے لطائف کی وجہ سے بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ اور مفید ہوگا —— اہل قلم اصحاب اور بچوں سے درخواست ہے کہ وہ پندرہ ستمبر تک اپنے مضامین ضرور بھجوائیں۔ اس کے بعد وصول ہونے والے مضامین غالباً شریک اشاعت نہیں کئے جا سکیں گے۔ سالنامے کی تیاری کی وجہ سے ماہ ستمبر کا تشحیذ الاذہان شائع نہیں ہوگا۔ جملہ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (ایڈیٹر)

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے لمحۂ فکریہ

ہمارے رواں مالی سال کے ساڑھے نو ماہ سے زائد گذر چکے ہیں۔ اور سال ختم ہونے میں اڑھائی ماہ سے بھی کم عرصہ باقی ہے۔ لیکن ابھی تک مجالس خدام الاحمدیہ کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے۔ جس نے ایک پیسہ بھی چندہ نہیں بھجوایا۔ یا اگر بھجوایا ہے تو بہت ہی قلیل۔ جو مجالس چندہ جات بھجوانے میں نسبتاً باقاعدہ رہی ہیں۔ ان میں بھی اکثر کی وصولی بجٹ سے نصف سے زیادہ نہیں۔ حالانکہ آخر جولائی تک کم از کم بجٹ کے تین چوتھائی (۳/۴) کے برابر وصولی ہو جانی چاہیئے۔

تمام مجالس کو ان کی طرف سے ۳۱ جولائی تک جو وصولی مرکز میں ہو چکی تھی۔ اس کا حساب بھجوایا جا چکا ہے۔ جس سے بخوبی ہر مجلس کو اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ مزید کس قدر کوشش کی ضرورت ہے۔

خاکسار قائدین مجالس۔ ناظمین مال اور اراکین خدام الاحمدیہ سے درخواست کرتا ہے کہ ہمارا کام زیادہ ہے اور وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ تیز تیز قدم اٹھایا جائے تاکہ جو بھی کوتاہی سال کے گذشتہ مہینوں میں ہو چکی ہے۔ اس کی جلد ہی تلافی ہو جائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انعامی امتحان اطفال
یہ امتحان بتقریب اجتماع انصار اللہ ہوگا

نصاب: (۱) ہمارا رسول

(۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۳) ہماری تعلیم (اصلاح و ارشاد سے منگوائیں)

(۴) انٹرویو برائے معلومات عامہ متعلق اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا تیسرا سالانہ اجتماع
تقریری مقابلہ جات

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا تیسرا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ماہ ستمبر کے وسط میں منعقد ہوگا۔ لجنہ راولپنڈی اس موقعہ پر تمام بیرونی لجنات کو عموماً اور پشاور۔ جہلم اور واہ کینٹ کی لجنات کو خصوصاً دعوت شمولیت دیتی ہے۔ پروگرام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

تقریری مقابلہ: معیار اوّل (وقت فی تقریر دس منٹ) تعلیمی معیار بی۔ اے پاس یا اس سے زیادہ تعلیم والی لجنات

عنوانات:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بطور رحمۃ للعالمین (۲) امت محمدیہ میں سلسلہ وحی نبوت۔

معیار دوئم۔ (وقت فی تقریر سات منٹ) تعلیمی معیار ایف۔ اے پاس یا بی۔ اے کی طالبات شامل ہو سکتی ہیں۔

عنوانات:۔ ا۔ دنیا و آخرت میں کامیابی کا واحد ذریعہ اتباع رسول ہے

۲۔ بیرونی ممالک میں احمدیہ مشنز

تقریری مقابلہ معیار سوم:۔ (وقت فی تقریر پانچ منٹ) تعلیمی معیار۔ نویں۔ دسویں فسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کی طالبات بشرطیکہ ان کی عمر پندرہ برس سے زائد ہو۔

عنوانات:۔ ا۔ آج ہمارا جہاد تلوار کا نہیں قلم کا ہے

(۲) شان خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم۔

انگریزی تقریری مقابلہ:۔ وقت فی تقریر سات تا دس منٹ

عنوانات:۔ I, Ahmadiyyat is the true Islam,

II, The Role of Promised Messiah in Islam

ان مقابلہ جات کے علاوہ ایک فی البدیہہ تقریری مقابلہ بھی ہوگا۔ تمام لجنات سے التماس ہے کہ وہ شمولیت اختیار کرنے والی اور مقابلہ جات میں حصہ لینے والی ممبرات کی تعداد سے جلد از جلد مطلع کریں۔ اجتماع منعقد کرنے کی صحیح تاریخ کا اعلان انشاء اللہ عنقریب ہی کر دیا جائے گا۔ باہر سے آنے والی ممبرات کے قیام و طعام کا انتظام مقامی لجنہ کے ذمہ ہوگا۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ راولپنڈی)

درخواستہائے دعا

۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے مخلص کارکن چوہدری رشید احمد صاحب ۱۰۔۴۳ کوئز بینگی کلاس لاہور کے سلسلہ میں ایک ضروری کام کے لئے موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ راستہ میں حادثہ پیش آ گیا اور بایاں بازو ٹوٹ گیا۔ عارضی پلستر کر دیا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اس مخلص کارکن کی جلد اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

۲۔ نثار احمد پرویز گھٹنے کی درد کی وجہ سے C.M.H راولپنڈی میں زیر علاج ہے۔ نیز خود میری اور میری اہلیہ کی صحت بھی اکثر خراب رہتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔

(صوبیدار میجر اللہ دتہ چک ۱۲/8-R مخدوم پور۔ ضلع ملتان)

۳۔ میرے چچا چوہدری محمد اسمٰعیل قائد خدام الاحمدیہ دھاروال بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں۔ اسی طرح ان کا ایک نوجوان لڑکا اور لڑکی بھی تقریباً پندرہ یوم سے سخت بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(غلام رسول آستانہ دھاروال ۳۳)

۴۔ خاکسار کے داماد خواجہ منیر احمد صاحب (ابن خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل) ۸ اگست کو جرمنی میں ملازمت کے لئے گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہر حال میں عزیز کا حامی و ناصر ہو۔ اور دین کی خدمت کی توفیق بخشے۔

(خاکسار کیپٹن ملک خادم حسین فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

دعائے مغفرت:۔ برادرم چوہدری احمد خان ساکن چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ (ضلع لائلپور) مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۶۳ء بمقام ڈاڈر سینی ٹوریم وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اگلے روز آپ کی نعش وہاں سے لاکر چک نمبر ۱۰۹ گ ب میں دفن کی گئی۔ مرحوم عرصہ آٹھ سال سے بعارضہ ٹی۔ بی بیمار رہے۔ آپ جماعت کے ایک سرگرم رکن تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(احمد الدین خان ڈبی لے ملتان شیخوپورہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۲۱۔ اگست۔ حکومت مشرقی پاکستان نے تمام تندرست افراد کو فوجی تربیت دینے کی سکیم تیار کرلی ہے جس پر پہلے سرحدی علاقوں میں فوراً عمل درآمد شروع ہوگا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جارحانہ حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کیا جاسکے

بھارت کی وسیع پیمانے پر فوجی امداد سے پاکستان کی سلامتی اور استحکام کو جو خطرہ لاحق ہوگیا ہے یہ سکیم اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے اس کے تحت مشرقی پاکستان کے ۹ لاکھ انصاروں کو ابتدائی فوجی تربیت بھی دی جائے گی تاکہ ضرورت پڑنے پر ان سے ملک کے دفاع کا کام لیا جاسکے تمام سکولوں اور کالجوں میں لازمی فوجی تربیت کی سکیم کے نفاذ سے پاکستان کی دفاعی طاقت اور بڑھ جائے گی۔

•۔ نئی دہلی ۲۱ جولائی۔ بھارت کے وزیر دفاع مسٹر وائی بی چوہان نے لوک سبھا کو بتایا کہ دفاعی انتظامات میں توسیع کرنے کے پروگرام کے تحت چھ نئے اسلحہ ساز کارخانے قائم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

وزیر دفاع نے کہا کہ ۶۳-۱۹۶۴ء کے دوران اسلحہ کی تیاری پر ایک ارب روپے خرچ ہوں گے اور یہ رقم ۶۲-۱۹۶۱ء کے دوران اسلحہ کی تیاری پر خرچ ہونے والی رقم سے دوگنی ہے اسلحہ اور جنگی سامان میں اضافے کے بھی اقدامات کئے جارہے ہیں نیز نئے قسم کے اسلحہ تیار کرنے کا کام بھی شروع کیا جارہا ہے۔

•۔ ڈھاکہ ۲۱۔ اگست۔ مرکزی وزیر قانون نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کے نئے سپیکر کے انتخاب میں تاخیر نہیں کی جائے گی انہوں نے کہا کہ میری پارٹی نے ابھی تک سپیکر کے عہدے کے لئے کوئی امیدوار منتخب نہیں کیا ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ انتخابی فہرستیں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر تیار کرائی جائیں گی۔ اور مجھے امید ہے کہ اس بنیاد پر انتخابی فہرستوں کی تیاری سے کسی کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

•۔ مظفر آباد۔ ۲۱۔ اگست۔ مقبوضہ کشمیر میں متعین بھارتی فوج نے بھمبر (آزاد کشمیر) کے ایک گاؤں پر فائرنگ کرکے ایک دیہاتی کو ہلاک اور دوسرے کو شدید مجروح کردیا بھمبر نکیال کوٹلی اور کوٹلی سے موصولہ اطلاعات کے مطابق بھارتی فوج نے جنگ بندی لائن کی مزید خلاف ورزیاں کی ہیں

•۔ بہاولپور۔ ۲۱۔ اگست۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ یہاں سے سو میل دور چک نمبر ۱۲۳ مراد میں گزشتہ چار دن کے دوران پر اسرار بیماری سے بارہ افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد تیس سے تجاوز کرگئی ہے۔

مقامی حکام کی اطلاع کے مطابق اس بیماری میں مبتلا ہونے والا جو نہی کھانا کھاتا ہے اسے قے ہونا شروع ہوجاتی ہے اور تھوڑی دیر بعد جاں بحق ہوجاتا ہے۔ محکمہ صحت کے حکام ابھی تک یہ معلوم نہیں کرسکے کہ اس بیماری کا علاج کیا ہے۔

•۔ سیالکوٹ ۲۱۔ اگست۔ بالائی علاقوں میں زبردست بارش کے سبب دریائے راوی، چناب توی اور ضلع سیالکوٹ کے دوسرے برساتی نالوں میں زبردست سیلاب آگیا ہے مادھوپور کے مقام پر دریائے راوی کے پانی کا اخراج ۲ لاکھ ۹۳ ہزار کیوسک تھا اور پانی کی سطح مسلسل بلند ہورہی تھی۔

•۔ نیویارک ۲۱۔ اگست۔ نیویارک ٹائمز نے کشمیر کے سوال پر پاکستان کے موقف کی حمایت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کشمیر میں استصواب رائے کا مطالبہ بالکل جائز ہے اور اس کے سوا جھگڑے کے منصفانہ حل کی کوئی صورت نہیں اخبار نے اپنی حالیہ اشاعت کے اداریہ میں پنڈت نہرو کے اس بیان پر کڑی تنقید کی ہے کہ بھارت نے کشمیر کے سوال پر پاکستان کو مراعات کی جو پیش کش کی تھی اسے واپس لے لیا گیا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ بھارت نے پاکستان کے ساتھ کشمیر کے سوال پر کبھی کوئی رعایت نہیں برتی بھارت نے حالیہ مذاکرات میں صرف یہ پیش کش کی تھی کہ کشمیر کو خط متارکہ جنگ کی بنیاد پر تقسیم کردیا جائے لیکن اس سے پاکستان اور اہل کشمیر دونوں کو نقصان پہنچتا ہے نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ بھارت پاکستان کو بلاوجہ مشتعل کرکے اپنے لئے مشکلات پیدا کررہا ہے۔

•۔ کراچی ۲۱۔ اگست۔ صومالیہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر عبدالرشید شیرمارکے۔ کے چھ روزہ سرکاری دورہ کے اختتام پر مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا ہے جس میں دونوں ملکوں کی قیادت میں تعاون پر اظہار اطمینان کیا گیا ہے پاکستان نے صومالیہ کو فنی امداد اقتصادی میدانوں میں ہر ممکن مدد دینے کا یقین دلایا ہے اس یقین دہانی میں پاکستان میں فنی تربیت کی سہولتیں بھی شامل ہیں۔

•۔ کراچی ۲۱۔ اگست۔ بھارت کو فوجی امداد دینے میں مغربی ملکوں اور روس کے مقابلہ پر کراچی کے سیاسی حلقوں میں سخت تشویش ظاہر کی جارہی ہے سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ روس کے لئے جو اپنے آپ کو امن عالم کا علمبردار کہتا ہے کسی طرح یہ موزوں نہیں کہ وہ بھارت کو بڑے پیمانے پر فوجی امداد دے کر مشرق وسطی کے امن و امان کو خطرے میں ڈال رہے

•۔ برازیل ۲۱۔ اگست۔ فرانسیسی کانگو کے سابق صدر فلبرٹ یولو کو جو چند روز قبل اپنے عہدے سے مستعفی ہوگئے تھے گرفتار کرکے فوج کی حراست میں دے دیا گیا ہے۔ یولو کے چند دوسرے ساتھی بھی گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

•۔ لائل پور ۲۱۔ اگست۔ ضلع بھر میں نئی پیداوار بڑھانے کے سلسلے میں اپنے ایسے زمینداروں کو جنہوں نے پیداوار میں اضافہ کیا ہے دس ہزار آٹھ سو ستانوے اسلحہ کے لائسنس جاری کئے گئے یا پرانے لائسنسوں کی تجدید کی گئی۔

•۔ جھنگ ۲۱۔ اگست۔ سرگودہا ڈویژن کے کمشنر نے ضلع جھنگ کے لئے تیس ارکان پر مشتمل ایک جرگہ مقرر کیا ہے جو اس علاقہ میں رونما ہونے والے قتل اغوا سمگلنگ اور دیگر واقعات کے بارے میں سماعت کیا کرے گا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ ہفتہ عشرہ تک جھنگ کے ڈپٹی کمشنر ایسے تمام مقدمات جرگہ کے حوالے کرنا شروع کردیں گے اس جرگہ کے ارکان حسب ذیل ہیں:۔

چوہدری عبدالحمید جھنگ صدر۔ میاں علی محمد (ددسی) میر اللہ بخش (پانوانا) سید الطاف حسین (چنیوٹ) شیخ اختر علی قریشی (حویلی بہادر شاہ) مہر دوست محمد لالی (کانے والا) ماسٹر فضل محمد (رشید کوٹ) مہر غلام محمد ڈار (چک نمبر ۱۷۰) غلام علی بھروانا (چک نمبر ۲۲۳) قاضی غلام شبیر (چنیوٹ) حاجی محمد شفیق (دلش ٹاؤن) شیخ محمد صادق (چنیوٹ) مہر غلام عباس (دلالیاں) حکیم غلام نبی (شورکوٹ روڈ) میاں حق نواز سیال (خانوال) سید ارشاد حسین شاہ (جھنگ شہر) میاں محمد اقبال (چیلا) سید محمد عاشق شاہ (بالو شاہ ملانے) شیر محمد (طاقتی پیر بچہ) فقیر محمد خورشید (صادق گنج) مہر محمد نواز (بقیین خرملانہ) مہر محمد اقبال (احمد پور) ملک نور محمد (اسلحہ فروش) (مگھیانہ) حاجی شیر محمد (گھیانہ) چوہدری صلاح الدین (ربوہ) سید سعادت علی شاہ (جھنگ صدر) حاجی سلطان عبدالماجد (بہر سلطان) مہر ظفر اللہ خاں (بھروانا) اور سید ظہیر حسین شاہ۔ (شورکوٹ روڈ۔)

•۔ کراچی ۲۱۔ اگست۔ پاکستان اور چین کے مشترکہ حد بندی کمیشن کا دوسرا اجلاس ہفتے کراچی میں منعقد ہوگا۔ چین میں پاکستان کے سفیر میجر جنرل این اے ایم رضا جو پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے

•۔ جھنگ ۲۱۔ اگست۔ زرعی ترقیاتی بنک جھنگ نے گزشتہ سال ضلع کے زمینداروں اور کاشتکاروں کو چودہ لاکھ ۶۸ ہزار روپے کے مختلف قرضے جاری کئے ہیں۔

پاکستان اور چین میں فضائی سروس کے متعلق مفاہمت ہو گئی

معاہدے کا آخری مسودہ تیار کیا جا رہا ہے۔ ایئر کموڈور نور خان کا بیان

کراچی ۲۲ر اگست۔ پی آئی اے کے منیجنگ ڈائرکٹر ایئر کموڈور نور خاں کی اطلاع کے مطابق چین اور پاکستان کے درمیان ہوائی سروس قائم کرنے کے سلسلے میں سارے بڑے بڑے امور پر مفاہمت ہو گئی ہے اور معاہدے کا آخری مسودہ تیار کیا جا رہا ہے

چین کا چار رکنی وفد چین کی شہری ہوابازی کے ڈپٹی ڈائرکٹر مسٹر شن ڈو کی قیادت میں گزشتہ بدھ کو کراچی پہنچا تھا۔ یہ وفد اس وقت تک پاکستانی افسروں سے کئی ملاقاتیں کر چکا ہے۔ ایئر کموڈور نور خان نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ فریقین کی بات چیت اطمینان بخش طریقے پر جاری ہے آپ نے کہا ہوائی سروس کے معاہدے کے علاوہ دونوں وفدوں میں ٹیکنیکل معلومات کے تبادلے نیز چین کی فضائی سروس اور پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے درمیان تجارتی سمجھوتے کی بات چیت بھی تسلی بخش طریقے پر جاری ہے۔

راوی کا حفاظتی جلالہ بند ٹوٹ گیا

لاہور ۲۲ر اگست۔ دریائے راوی میں شدید سیلاب کے باعث جبڑ سے اوپر راوی کا حفاظتی جلالہ بند ٹوٹ گیا ہے۔ جس سے تحصیل شکر گڑھ اور نارووال کے کناروں پر واقع بہت سے دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔ ان کے بہت سے کچے مکانات گر گئے ہیں۔ کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے اور نارووال، سیالکوٹ و وزیرآباد کے درمیان ریلوے لائن ڈوب جانے سے ٹرین سروس معطل ہو گئی ہے۔ سڑکوں پر بھی ٹریفک رک گئی ہے راوی اور چناب کے سوا صوبہ کے دوسرے دریاؤں میں ہر جگہ معمول کے مطابق پانی بہہ رہا ہے احکام زبردست حفاظتی انتظامات کر رہے ہیں۔ اور کئی دیہات کو خالی کرایا جا رہا ہے۔

شام کی چوکیوں پر اسرائیل کا حملہ

نیویارک ۲۲ر اگست۔ کل اسرائیل کے فوجیوں نے شام کی چوکیوں پر حملہ کیا اسرائیل نے اقوام متحدہ سے شکایت کی کہ شامی فوج نے اسرائیل کے علاقہ پر حملہ کیا ہے خیال ہے اس شکایت پر غور کرنے کے لئے جمعہ کو حفاظتی کونسل کا اجلاس ہوگا۔ عراقی فضائیہ کے سربراہ نے اعلان کیا ہے کہ اگر اسرائیل نے شام پر حملہ کیا تو عراق بلا تاخیر شام کو امداد بھیجے گا اور شام پر حملہ کو عراق پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ عراقی فضائیہ کے کمانڈر انچیف نے کہا۔ اگر دشمن یہ سمجھتا ہے کہ شمالی عراق میں کردوں کے خلاف کارروائی کے باعث ہماری فوجیں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتیں۔ تو وہ شدید غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ ہماری فوجیں ملک سے باہر بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کر سکتی ہیں۔

سعودی عرب شام کی مدد کرے گا

بیروت ۲۲ر اگست۔ مکہ ریڈیو کے ایک نشریہ میں کہا گیا ہے کہ سعودی عرب نے کسی "ممکن جارحیت" کے خلاف شام کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ سعودی عرب کی وزارت خارجہ کے نائب سیکرٹری محمد بقعف نے اپنے نشری بیان میں کہا اگر کسی ملک نے شام کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کیا تو سعودی عرب کی حکومت اور عوام شام کی مدد کرنے میں پس و پیش نہیں کریں گے

بھارت کا تجارتی وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۲۲ر اگست۔ بھارت کے سات رکنی تجارتی وفد کے رہنما مسٹر ایس دوہرہ نے امید ظاہر کی کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان تجارتی مذاکرات سے دونوں ممالک کی تجارت میں مزید اضافہ ہوگا۔

وفد نے تجارتی معاہدہ میں شامل ہونے والی دونوں ممالک کے درمیان قابل تبادلہ اشیاء کی فہرست پر بات چیت کرے گا۔

سرحدی اضلاع میں بھارت کی جنگی تیاریاں

ڈھاکہ ۲۲ر اگست۔ اطلاع ملی ہے کہ بھارت کی جانب سلہٹ، کچھار سرحد پر بھارتی فوجیں بھاری تعداد میں جمع ہو رہی ہیں اور آسام کے سرحدی اضلاع میں بھارت کی جنگی تیاریوں کی رفتار تیز تر ہو گئی ہے۔ حکومت پاکستان نے سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے زبردست اجتماع اور جنگی تیاریوں کے خلاف حکومت آسام سے زبردست احتجاج کیا ہے۔

انسانیت کی ناقابل فراموش خدمات سرانجام دینے پر

ڈینور یونیورسٹی (امریکہ) کی طرف سے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو

ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری

یونائیٹڈ نیشنز ۲۲۔ اگست۔ ڈینور یونیورسٹی نے ۱۶ر اگست ۱۹۶۳ء کو محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری دی ہے ڈگری دیتے وقت ان الفاظ میں آپ کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا

"چوہدری محمد ظفر اللہ خان! جنرل اسمبلی کے صدر جس کی آپ نے نازک اور بحرانی مباحثات میں صابرانہ مزاحمت۔ فکر انگیز ٹھہراؤ اور وسیع ہمت کے ساتھ قیادت کرتے ہیں! پارلیمانی اصلاح کے معمار ——— بین الاقوامی شہرت کے جج ——— دانا اور روشن دماغ سیاست دان! تقریباً نصف صدی سے انسانیت کے لئے آپ کی گرانقدر خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ جس انداز سے آپ عدل و انصاف کی نشوونما، اور امن کے مقصد کے لئے سعی کرتے ہیں اور جس جوش و خروش سے آپ عمدہ زندگی کے روحانی وسائل کی منادی کر رہے ہیں اس سے روحِ انسانیت کو زندگی ملتی ہے وہ پھلتی اور پھولتی ہے اور نئے سرے سے امید دلاتی ہے کہ آزاد دماغ درحقیقت ایک خوش حال مستقبل کے لئے اس کی قیادت کریں گے!"

یاد رہے کہ ڈاکٹریٹ کی یہ دوسری اہم اعزازی ڈگری ہے جو اس سال محترم چوہدری صاحب موصوف کو عطا کی گئی ہے گزشتہ جون میں کولمبیا یونیورسٹی نے آپ کو ڈاکٹر آف لاز کی اعزازی ڈگری دی تھی۔

(پاکستان ٹائمز ۲۱۔ اگست ۱۹۶۳ء)

تحریک پچیس لاکھ روپے!

بقیہ صفحہ ۴

نہیں کمائیں۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ جو طریق وصولی کے بتائے گئے ہیں ان کے مطابق کوشش نہ کریں گے تو پھر گرفت کی جائیگی کارکنوں کا کام یہ ہے کہ جو نادہندہ ہوں ان سے وصولی کرنے کی پوری کوشش کریں اگر وہ پھر بھی نہ دیں تو ان کے متعلق مرکز میں رپورٹ کریں۔ اس پر تحقیقات کی جائے گی کہ کارکنوں نے پوری کوشش کی ہے یا نہیں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ انھوں نے پوری کوشش کی ہے تو پھر ان پر کوئی الزام نہ ہوگا۔ صرف انہی پر الزام ہوگا جنہوں نے نہ تو تخفیف کی درخواستیں بھجوائی ہوں گی اور نہ نادہندوں کے متعلق رپورٹ کی ہوگی یا پھر وصولی کرنے کی پوری کوشش نہ کی ہوگی۔ لیکن اگر یہ صورتیں اختیار کی ہوں گی تو پھر الزام نہ ہوگا"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۴ء)

ڈنمارک کے مخلص احمدی دوست جناب عبدالسلام میڈسن کا دورہ متحدہ عرب جمہوریہ

ڈنمارک کے نومسلم احمدی دوست جناب عبدالسلام میڈسن کے دورہ متحدہ عرب جمہوریہ کے متعلق قاہرہ سے شائع ہونے والے یو اے آر کے کلچرل بلٹین بابت ماہ اگست میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے:۔

۵۔ جولائی ۱۹۶۳ء کو شیخ عبدالسلام ماسین (میڈسن) الشیخ المسلمین ڈنمارک اسکندریہ پہنچ گئے ۱۵ طالبات اور ۵ طلبہ بھی ان کے ہمراہ تھے جو اس سال ڈنمارک میں مشرف بہ اسلام ہوئے انھوں متحدہ عرب جمہوریہ کا دورہ کیا وزارت تعلیم نے اہم مقامات اور دینی و ثقافتی مراکز دیکھنے کا ایک جامع پروگرام تیار کیا ہے۔ (شمارہ اگست)

النشرة الثقافية۔ الجمهورية العربية المتحدة

ترکیہ میں مارشل لاء کی مدت میں توسیع

استنبول ۲۲۔ اگست۔ پارلیمنٹ نے وزیراعظم عصمت انونو کی درخواست پر انقرہ۔ استنبول اور ازمیر میں مارشل لاء کی مدت میں مزید تین ماہ کی توسیع منظور کر لی ہے۔

بخشی غلام محمد مستعفی ہو گئے

نئی دہلی ۲۲۔ اگست۔ مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد وزیراعلیٰ بخشی غلام محمد نے اپنا استعفےٰ پنڈت نہرو کی خدمت میں ارسال کر دیا ہے انھوں نے یہ استعفےٰ آل انڈیا کانگرس کی مجلس عاملہ کی قرارداد کی تعمیل کرتے ہوئے دیا ہے۔